سوال

میری ایک قریبی رشتہ دار لڑکی نے ماضی میں غلطی کرلی لیکن الحمدللہ اب توبہ کرچکی ہے، اور ایک بااخلاق اور دین والے شخص سے اس کی منگنی بھی طے ہوچکی ہے، جو کچھ ہوا اسے بتایا بھی گیا ہے اور اس نے اسے معاف کردیا اور اللہ نے جو اس کی پردہ پوشی کررکھی ہے اسے پورا کرنا چاہا لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ عقد نکاح کے وقت اگر ولی کہتا ہے کہ میں نے اپنی کنواری بیٹی کا تجھ سے نکاح کیا، یہ علم میں رہے کہ ولی اور منگیتر دونوں ک واس واقعہ کا علم ہے، لیکن آپ جانتے ہیں کہ شادی کے وقت عرف میں یہ کلمات کہے جاتے ہیں، توکیا جب ولی یہ کلمات کہے گا اور خاوند کو بھی علم ہو توکیا یہ شادی صحیح ہے یا باطل؟

جواب

الحمدللہ

اگر آپ کی قریبی رشتہ دار لڑکی اپنے گناہ سے توبہ کرچکی ہے تو اس پر لازم نہیں کہ وہ اس معاملہ کو اپنے منگیتر کے سامنے واضح کرے اور اسے بتائے، بلکہ اسے چاہیے تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس پر جو پردہ ڈال رکھا تھا اسے رہنے دیتی، اور اس کا بتانا لازم نہیں تھا، چاہے وہ دریافت بھی کرتا، جیسا کہ سوال نمبر (83093) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے

اس لیے کہ اس نے بتادیا ہے، اور خاوند علم ہونے کے باوجود کہ وہ کنواری نہیں اس سے شادی کرنے پر موافق ہے تو پھر ولی کے لیے کنواری وغیرہ کے الفاظ کہنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر ولی جھوٹ بھی بولے تو اس میں بہت بڑی مصلحت پائی جاتی ہے، اور وہ پردہ پوشی ہے، اور اس کا کسی پر بھی ضرر اور نقصان نہیں، لہذا اس اعتبار سے جائز ہوگا

سنت نبویہ میں تین مقام پر جھوٹ بولنے کی رخصت وارد ہے، جیسا کہ درج ذیل ترمذی اور ابوداود کی حدیث میں ہے :

اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین جگہوں کے علاوہ جھوٹ حلال نہیں : آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے بات کرے، اور جنگ میں جھوٹ بولنا، اور لوگون کے مابین صلح کرانے کے لیے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1939) سنن ابوداود حدیث نمبر (4921) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اہل علم کی ایک جماعت کے ہاں یہ صریح جھوٹ پر محمول ہے، نہ کہ توریہ اور کنایہ پر، اور انہوں نے اس کے ساتھ اسے بھی ملحق کیا ہے جس کی ضرورت پیش آجائے یا مصلحت ہو تو اس میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے، چاہے اس میں قسم بھی اٹھانی پڑے تو قسم اٹھالے اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن اولی و بہتر یہ ہوگا کہ وہ توریہ اور کنایہ استعمال کرے

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

"قولہ صلی اللہ علیہ وسلم : "جنگ دھوکہ ہے "

حدیث میں تین مقام پر جھوٹ بولنے کا جواز پایا جاتا ہے ان میں سے ایک جنگ بھی ہے، طبری رحمہ اللہ کا قول ہے : حقیقی جھوٹ کی بجائے جنگ میں توریہ وغیرہ کرنا جائز ہے، کیونکہ حقیقی جھوٹ حلال نہیں، ان کی کلام یہی ہے

اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ حقیقی جھوٹ بھی مباح ہے، لیکن توریہ پر انحصار کرنا افضل اور اعلی ہے, اللہ اعلم " انتہی

اور سفارینی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" یہ تو اس میں ہے جس میں نص وارد ہے، اور جو اس کے معنی میں ہو اسے بھی اس پر قیاس کیا جائیگا، مثلا کسی پر ظلم ہونے میں اس کا مال چھپانا، اور پردہ پوشی کے لیے معصیت و نافرمانی کا انکار کرنا، یا کسی دوسرے کی معصیت چھپانا جب تک دوسرا اسے ظاہر نہ کرے

بلکہ اس پر خود بھی چھپانا لازم ہے وگرنہ وہ مجاہر یعنی اعلانیہ معصیت کرنے والوں میں شامل ہوگا

الا یہ کہ وہ اپنے اوپر حد نافذ کرانا چاہتا ہو، جس طرح ماعز اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ کا قصہ ہے، لیکن اس کے باوجود پردہ پوشی اختیار کرنا بہتر ہے، اور وہ اپنے اور اللہ کے مابین ہی توبہ کرلے کسی کو مت بتائے

یہ سب ضرر و نقصان دور کرنے کے لیے ہے، ہم نے امام حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ جھوٹ کی اباحت کا ضابطہ یہ ہے کہ :

ہر وہ مقصود جو قابل تعریف ہو اور جھوٹ کے بغیر اس تک پہنچنا مشکل ہو تو وہ مباح ہے، اور اگر وہ مقصود چیز واجب ہو تو یہ بھی واجب ہوگا، شافعیہ میں سے امام نووی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے

اس لیے اگر کوئی مسلمان شخص کسی ظالم شخص سے چھپ جائے اور ظالم کسی دوسرے کو ملے اور دریافت کرے کیا تم نے فلان شخص کو دیکھا ہے ؟

تو وہ اسے نہ بتائے، اس حالت میں اس پر جھوٹ بولنا واجب ہے، اور اگر اسے معصوم کو ہلاک اور قتل ہونے سے بچانے کے لیے قسم اٹھانے کی بھی ضرورت پیش آئے تو گریز مت کرے

امام موفق کہتے ہیں : کیونکہ معصوم کی بچانا اور اسے محفوظ رکھنا واجب ہے لیکن اس حالت میں وہ حتی الامکان توریہ کرنے کی کوشش کرے تا کہ اسے جھوٹ بولنے کی عادت نہ پڑجائے

پھر سفارینی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" حاصل یہ ہوا کہ : معتبر مذہب یہی ہے کہ جہاں راجح مصلحت پائی جائے وہاں جھوٹ بولنا جائز ہے، جیسا کہ ہم امام ابن جوزی رحمہ اللہ سے بیان کرچکے ہیں، اور اگر واجب مقصود تک اس کے بغیر نہ پہنچا جاسکتا ہو تو یہ بھی واجب ہوگا، اور اس لیے کہ جائز ہے، لہذا توریہ استعمال کرنا اولی اور بہتر ہے " انتہی

دیکھیں : غذاء الالباب (141/1).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

134256